بسم اللہ الرحمن الرحیم

سونے والے جاگتے رہیو

تحریفات

ترتیب: خلیل احمد رانا

تفسیر روح البیان میں تحریف

حضرت مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی مدظلہٗ (سیالکوٹ) لکھتے ہیں!

تفسیر روح البیان عربی زبان میں ایک مشہور مستند تفسیر ہے، اس کے مؤلف حضرت شیخ علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الخلوتی الحنفی البرسوی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۳۷ھ) ہیں، اہل علم حضرات کی لائبریریوں کی زینت ہے، بڑے بڑے جید علماء اس سے مستفید ہوتے ہیں، اس ایمان افروز تفسیر میں جابجا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمکے فضائل و کمالات، مسلک حق کی تائید اور نجدیت کی تردید میں ٹھوس مواد ملتا ہے۔

نجدیوں کے اشارے پر مکہ مکرمہ کے مدرسہ کے ایک استاد شیخ محمد علی صابونی نجدی نے ''تفسیر روح البیان'' کی ہر وہ عبارت جس سے ان کے مسلک پر زد پڑتی تھی، نکال ڈالی ہے اور اس قسم کی ساری عبارتیں نکال کر ایک مصنوعی ''روح البیان'' شائع کر دی ہے۔

عزیزم محمد افضل نے اس سال مجھے وہ مصنوعی روح البیان مکہ مکرمہ سے بھیجی ہے، اس کا مطالعہ کرنے سے ان نجدیوں کی اس یہودیانہ حرکت کا علم ہوا، جس کے تحت جرائیل امین کی یہ حکایت بھی روح البیان سے نکال دی گئی ہے کہ!

''ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جرائیل علیہ السلام سے پوچھا اے جرائیل تمہاری عمر کتنی ہے، جرائیل نے عرض کیا حضور اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک نورانی تارا ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا اور میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعزۃ ربی انا ذالک الکواکب، یعنی میرے رب کی عزت کی قسم میں ہی وہ نورانی تارا ہوں''۔ (تفسیر روح البیان، ج ۱، ص ۹۷۴)

اور سنیے اسی روح البیان میں حضرت امام واسطی کا یہ ارشاد بھی نکال دیا ہے کہ اس آیت یداللہ فوق ایدیھم میں اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ میرے نبی کی بشریت عارضی واضافی ہے، حقیقی نہیں۔ (روح البیان، ج ۴، ص ۵)

حدیث کی مشہور کتاب ''مسند امام احمد بن حنبل'' میں تحریف

مسند امام احمد میں یہ حدیث موجود ہے کہ ایک شخص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا! میں اس شرط پر مسلمان ہوتا ہوں کہ نمازیں صرف دو پڑھوں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا فاسلم علی انه لا یصلی الا صلاتین فقبل ذالک منهٗ (مسند امام احمد، جلد ۵، ص ۲۵)

اپنے اختیار سے اس شخص کی صرف دو نمازیں پڑھنا قبول فرمالیں۔

ایک مرتبہ محدث اعظم پاکستان حضرت شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فیصل آباد سے مجھے ایک خط بھیجا، جس میں آپ نے فرمایا کہ میں نے حیدر آباد دکن کی مطبوعہ "مسند امام احمد" خریدی ہے، ساری کتاب چھان ماری ہے، مگر دو نمازوں والی حدیث اس میں مجھے نہیں ملی، حضرت شیخ الحدیث نے مجھے فرمایا کہ میں اپنے کتب خانہ کی مسند امام احمد کو دیکھوں، حضرت والد ماجد فقیہ اعظم مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی بابت ضرور نشان دہی کی ہوگی، اگر یہ مل جائے تو میں انہیں لکھوں کہ کون سی جلد اور کون سے صفحہ پر یہ حدیث ہے، چنانچہ میں نے مسند امام احمد کو دیکھا تو پانچویں جلد کے بیرونی صفحہ پر حضرت والد ماجد علیہ الرحمۃ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی نشان دہی مل گئی، لکھا تھا کہ یہ حدیث اس جلد کے صفحہ ۲۵ پر ہے، میں نے حضرت محدث اعظم کو پورا حوالہ لکھ دیا، حضرت نے جواب دیا کہ ظالموں نے اس حدیث کو اصل کتاب سے نکال دیا ہے، نجدیوں نے صرف یہ حدیث نکالنے کے لئے اتنی ضخیم کتاب چھاپنے پر اتنا خرچ کر ڈالا، اس کو کہتے ہیں رسول دشمنی۔

ترکیوں نے روضۂ اقدس کی سنہری جالیوں کے اوپر حجرہ مقدسہ کی پیشانی پر یہ آیت لکھی تھی، ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جائوك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيم (اور اگر انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اے محبوب تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے) اس آیت شریفہ میں چونکہ گناہ گاروں کو حضور کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہونے کا حکم الٰہی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت پانے کے لئے حضور کے وسیلہ وشفاعت کی ضرورت کا بیان ہے اس لئے نجدیوں نے حجرہ مقدسہ کی پیشانی سے اس آیت کو مٹا کر اس کی جگہ آیت ما كان محمد ابا احد من رجا كم ولكن رسول الله وخاتم النبيين لکھ دی، میں جب ۱۹۵۴ء میں حج کے لئے گیا تو ترکیوں کی لکھی ہوئی یہ آیت موجود تھی، پھر ۱۹۶۰ء میں حج کے لئے گیا تو یہ آیت موجود نہ تھی، اس کی جگہ مندرجہ بالا آیت لکھ دی گئی تھی، اہل سنت کا تو سارے قرآن پر ایمان ہے، مگر نجدیوں نے شفاعت والی آیت مٹا کر اپنی رسول دشمنی کا ثبوت دیا، کچھ آیات پر ایمان لانا اور کچھ پر ایمان نہ لانا مومن ہونے کی نشانی نہیں، قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، ورنہ ان کا بس چلے تو قرآن میں بھی تحریف وخیانت سے باز نہ آئیں۔

سیرت کی مشہور کتاب "مدارج النبوت" میں تحریف

علامہ مفتی محمد عباس رضوی (گوجرانوالہ) لکھتے ہیں کہ!

عالم اسلام کی نامور علمی شخصیت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب "مدارج النبوت" (فارسی) کا ترجمہ کسی دیوبندی مولوی سعید الرحمٰن علوی نے مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور سے شائع کیا ہے، جس میں اکابر دیوبند کی عادت کے مطابق علمی ڈکیتی، بددیانتی اور رسول دشمنی کی انتہا کر دی ہے مثلاً!

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے "وهو بكل شئى عليم" کے تحت فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

فرمایا ہے''۔(مدارج النبوت، جلد ا، ص ا)

مگر دیوبندی مترجم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کی دشمنی کے باعث آپ کے جمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر کے احاطہ فرمانے کی عبارت کو''مدارج النبوت'' کے مضمون و عبارت سے بالکل ہی خارج کر دیا۔

مذکورہ مضمون سے کچھ آگے شیخ محقق علیہ الرحمہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء والقاب شریفہ کا ان الفاظ سے ذکر کیا ہے کہ'' آں سرور انبیاء، امام اولیاء، فخر رسل، استاذ کل، معدن علوم اولین و آخرین، منبع فیض انبیاء مرسلین، واسطہ بہر فضل و کمال، مظہر ہر حسن و جمال، ہم شاہد و مشہود، ہم وسیلہ و ہم مقصود''۔(صلی اللہ علیہ وسلم)

چونکہ یہ ایمان افروز اسماء مبارکہ، القاب شریفہ دیوبندی وہابی عقیدہ باطلہ کے خلاف تھے اس لئے اس ظالم مترجم نے ان اسماء مبارکہ سے سارا مضمون ہی عبارت سے خارج کر دیا، یہ ہے اس جھوٹے مذہب کی رسول دشمنی اور علمی دنیا میں ڈکیتی اور بددیانتی۔

شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا کہ''اول ما خلق اللہ نوری'' کہ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا، لیکن دیوبندی مولوی نے مدارج النبوت، جلد ۲، ص ۱۱ پر اس کا ترجمہ نہیں کیا، حالانکہ بطور مترجم حدیث کا ترجمہ کرنا اس کی ذمہ داری تھی، اور مدارج النبوت، جلد ا، ص ۷۱ پر اگر ترجمہ لکھا ہے تو آگے بریکٹ میں (یعنی نور نبوت وہدایت) کی قید لگا کر اپنے خبث باطن کے تحت یہ تأثر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور مجسم نہیں اور آپ کی اصل وذات نور نہیں بلکہ آپ کا صرف''وعظ وہدایت'' فرمانا نور ہے، حالانکہ نہ حدیث میں کوئی قید ہے اور نہ شیخ محقق نے اس کا کوئی ذکر کیا ہے، بلکہ حدیث نور کے بعد کا مضمون اس خود ساختہ''بریکٹ'' کا متحمل ہی نہیں، کیونکہ اس میں تو آپ کے نور مجسم اور نور الانوار ہونے کی تفصیل ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے ابولہب کے ثوبیہ لونڈی آزاد کرنے کی خوشی میں تخفیفِ عذاب کے واقعہ پر شب ولادت میلاد شریف منانے والوں کی جو تحسین فرمائی ہے، اور انہیں بشارت دی ہے، دیوبندی مترجم نے میلاد دشمنی میں یہ سارا مضمون ہی کلیتہً نکال دیا ہے۔(مدارج النبوت، جلد ا، ص ۳۵)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں!

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج کے وقت ہوتا نہ چاند کے وقت، حکیم ترمذی نے ذکوان رضی اللہ عنہ سے نوادر الاصول میں ایسے ہی بیان کیا ہے''۔(مدارج النبوت، جلد ا، ص ۵۱)

دیوبندی مترجم نے بالکل اس کے الٹ لکھا کہ''صحیح بات یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کا سایہ مبارک تھا''(صفحہ مذکورہ)۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا کہ''بعض روایات میں ہے کہ گلاب کا پھول آپ کے پسینہ سے پیدا ہوا''۔(مدارج النبوت، جلد ا، ص ۵۵)

دیوبندی مترجم نے ترجمہ میں شامل کر دیا کہ''یہ محض خوش عقیدگی کی باتیں ہیں''(یعنی حقیقت وصحت کچھ نہیں)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا کہ''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات (بول و براز شریف)

دیوبندی مترجم نے لکھا کہ'' لیکن ان چیزوں کے پینے پلانے کی باتیں مقدس تعلیمات کے مجموعی مزاج اور روح کے خلاف ہیں''۔

اہل علم وانصاف غور فرمائیں کہ یہ دیوبندی مترجم، ترجمہ کر رہا ہے یا ساتھ ساتھ تردید و اصلاح کر رہا ہے، اگر شان رسالت برداشت نہیں ہوتی تو اپنے دیوبندی خیالات کو''مدارج النبوت پر تنقید'' یا مدارج النبوت کی تردید وجواب'' کے نام سے علیحدہ کتاب شائع کرتا، ترجمہ کے نام دھوکہ نہیں دینا چاہئے۔ ﷺ

مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے ترجمہ میں تحریف

مولانا ابوداؤد محمد صادق رضوی، گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ!

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں!

'' بکثرت فقہی مذاہب وکئی اختلاف کے باوجود علماء امت میں کسی ایک عالم کا بھی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز سائم وقائم ہیں، اعمال امت پر حاضر وناظر ہیں اور طالبان حقیقت ومتوجہان آنحضرت کو فیض پہنچاتے اوران کی تربیت فرماتے ہیں''۔

(مکتوب نمبر ۱۸، سلوک اقرب السبل بالتوجہ الٰی سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم)

مگر دیوبندی مترجم مولوی محمد فاضل، دارالعلوم کراچی نے شیخ محقق علیہ الرحمہ کی عبارت ''وبر اعمال امت حاضر ناظر'' کا ترجمہ یہ کیا کہ'' اپنی امت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں'' یعنی خود تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر حاضر ناظر نہیں، بس فرشتوں کے ذریعے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، کوئی بتلائے کہ'' حاضر ناظر'' کا ترجمہ'' اعمال پیش کئے جانا'' کونسی زبان، لغت اور اصول کے تحت ہے؟۔

مولوی محمد فاضل دیوبندی نے تشہد میں'' السلام علیك ایها النبی ورحمته الله وبرکاته'''' کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی عبارت کا ترجمہ یوں لکھا کہ!

'' اگر کوئی سوال کرے کہ اس جگہ خطاب تو حاضر کے صیغہ سے ہے، اور نبی علیہ السلام حاضر (ناظر) نہیں تو پھر اس کا مطلب کیا ہوگا۔ جواب اعتراض کا یہ ہے کہ اصل میں ورود اس کلمہ کا شب معراج میں ہوا ہے، اور اس وقت نبی علیہ السلام کے لئے خداوند کریم نے صیغۂ حاضر سے خطاب فرمایا تھا، انہی الفاظ کو بعینہٖ رکھا گیا ہے'' اور مراد خطاب سے نبی علیہ السلام کا حاضر ہونا نہیں......اس سے معلوم ہوا کہ شاہ عبدالحق صاحب نبی علیہ السلام کے حاضر وناظر ہونے کے قائل نہیں ورنہ اس توجیہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ از مترجم، ص ۱۸۸)

مترجم مولوی محمد فاضل دیوبندی نے اس ترجمہ والی عبارت میں'' اور مراد خطاب سے نبی علیہ السلام کا حاضر ہونا نہیں'' کے الفاظ از خود مضمون میں داخل کرکے یہ افتراء کیا ہے کہ'' شاہ عبدالحق صاحب نبی نبی علیہ السلام کے حاضر وناظر ہونے کے قائل نہیں''۔

مترجم نے یہ اس لئے کیا کہ مترجم کی نقل کردہ جس بات کو شیخ علیہ الرحمہ نے ابتداًء اور ضمناً بیان کیا ہے وہ تو اس

الرحمہ کا آخری تحقیقی اور فیصلہ کن جواب مترجم نے سرے سے نقل ہی نہیں کیا، جس پر اس بحث اور حضرت شیخ کے عقیدہ و مسلک کا دارومدار ہے۔

اہل علم وفہم بخوبی جانتے ہیں کہ اس قسم کی بحث کے موقع پر بالعموم آخری بات ہی فیصلہ کن اور حاصل بحث ہوتی ہے، اب شیخ کی عبارت میں ''اہل تحقیق'' کا لفظ ملحوظ رکھ کر آپ کا آخری جواب اور اس پر آپ کا قلبی واعتقادی تأ ثر ملاحظہ فرمائیں، لکھتے ہیں!

''بعض اہل تحقیق عارفین باللہ نے فرمایا، چونکہ حقیقت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) موجودات کے ذرہ ذرہ میں جاری وساری ہے اور آپ کی ذات بابرکات نے تمام ممکنات کا احاطہ فرمایا ہوا ہے، لہذا اس اعتبار سے آپ نمازی کی ذات میں بھی حاضر وشاہد ہیں اور السلام علیک ایھا النبی میں صیغۂ خطاب درحقیقت آپ کے اس حضور وشہود (حاضر ناظر) ہونے کے لحاظ سے ہے صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلم''۔

یہ ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا آخری تحقیقی جواب واہل تحقیق عارفین کے حوالہ سے پوری عبارت اور حاضر ناظر ہونے کا مسلک جس پر اعتقاد ویقین رکھتے ہوئے شیخ محقق نے عبارت کے اختتام پر نداء یارسول اللہ کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کیا ہے، دوران بحث ضمناً وہ توجیہ ہے جو مترجم مولوی محمد فاضل دیوبندی نے نقل کی ہے، جو کہ شیخ محقق کی تحقیق نہیں ہے، تحقیق اور فتویٰ یہ ہے جو ''اہل تحقیق ومعرفت'' کے لفظ سے نقل کیا ہے اور پھر صلی اللہ علیک یارسول اللہ لکھ کر اس کی تائید کی ہے۔

دنیا کا کوئی پڑھا لکھا عالم فاضل انسان، شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی مذکورہ عبارت کا اوّل آخر ایک ایک لفظ وجملہ بغور پڑھ کر انصاف کرے کہ اس تمام بحث کا حاصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فی الواقعہ حاضر ناظر جاننا اور براہ راست آپ سے رابطہ وتوجہ اور حصولِ فیض وتربیت ہے، یا دیوبندی مترجم کے بقول فرشتوں کے وسیلہ وتوسط سے اعمال پیش کیا جانا ہے؟۔ افسوس ہے ایسی منافقت اور تحریف وبددیانتی پر۔ ﷺ

مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب'' نشرالطیب'' میں تحریف

مولانا محمد علی مصطفوی، پکاڈیرہ وڑائچاں، تحصیل وضلع شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) لکھتے ہیں!

دیوبندی کتب کے ناشر ادارہ ''دارالاشاعت کراچی'' نے مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ''نشرالطیب فی ذکر النبی الحبیب'' کا جو ایڈیشن شائع کیا ہے اس کا مقدمہ حذف کر دیا ہے، جس میں تھانوی صاحب نے ''قصیدہ بردہ'' کی وجہ تصنیف لکھی تھی کہ ''صاحب بردہ (امام بوصیری) کو مرض فالج ہوگیا تھا، جب کوئی تدبیر موثر نہ ہوئی تو بقصد برکت تالیف کیا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوئے، آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفاء ہوگئی''۔ (نشرالطیب، مطبوعہ تاج کمپنی کراچی، ص۲)

چونکہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ''دافع البلاء و الوباء'' ہونا ثابت ہوتا ہے، اس لئے اسے حذف کر دیا گیا۔

نشرالطیب میں پہلی فصل نور محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان میں لکھی ہے، جو دیوبندیت کی تکذیب اور

جو حاشیہ لکھا تھا، چونکہ وہ دیوبندی دھرم کے خلاف تھا، اس لئے دیوبندی مکتبہ فکر کے ناشر دارالاشاعت (کراچی) نے اپنے اڈیشن سے یہ حاشیہ بھی غائب کردیا۔

نشر الطیب کے اصلی اڈیشنوں میں کتاب کی اکیسویں فصل میں تھانوی صاحب نے مفتی الٰہی بخش کاندھلوی کا رسالہ ''شیم الحبیب'' نقل کیا تھا، جس کے آخر میں عربی اشعار بھی ہیں، جن کا تھانوی صاحب نے منظوم ترجمہ بھی کیا ہے، ان اشعار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں توسل واستغاثہ کیا ہے!

دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
اے میرے مولا خبر لیجئے میری
میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول
ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

چونکہ دیوبندی مذہب میں ان اشعار والے عقیدہ کو کفر وشرک سے تعبیر کیا جاتا ہے، لہذا دیوبندی دارالاشاعت نے اپنے اڈیشن میں اس پورے اکیسویں باب کا صفایا کردیا، یہ تو دیوبندیوں نے اپنے اکابر کی مشہور کتاب میں خیانت کی ہے، یہیں سے اندازہ لگالیں کہ یہ لوگ دوسری کتابوں اور غیر مشہور کتابوں میں کیا کچھ نہ کرتے ہوں گے، اسے کہتے ہیں شان رسالت کو چھپانا اور اسے کہتے ہیں رسول دشمنی۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے وعظ ''شکر النعمۃ'' میں تحریف

مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک وعظ ''شکر النعمة بذكر الرحمة'' مرتبہ مولوی ظفر احمد تھانوی، جسے کئی سال پہلے مکتبہ تھانوی، دفتر الابقاء، متصل مسافر خانہ بندر روڈ کراچی نمبرا نے شائع کیا تھا، اس کے صفحہ ۱۸ کے حاشیہ میں مرتب مولوی ظفر احمد تھانوی نے مولوی اشرف علی تھانوی کی بابت لکھا ''یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں، وہ بھی ان الفاظ سے کہ الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله''۔

اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ''الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله'' درود شریف ہے، اور ان دیوبندیوں کی تردید ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ درود شریف ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہیں، اب قارئین خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیسے برداشت ہوسکتا تھا، لہذا دیوبندیوں کے ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان نے حال ہی میں مولوی اشرف علی تھانوی کے وعظ کئی جلدوں میں شائع کئے ہیں، ایک جلد میں یہ واعظ ''شکر النعمۃ'' بھی شامل ہے، مگر حاشیہ ہاتھ کی صفائی سے غائب کردیا ہے، کیونکہ اسی حاشیہ میں جامع واعظ نے یہ درود شریف لکھا تھا۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب "تحفہ اثناء عشریہ" میں تحریف

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی مشہور کتاب "تحفہ اثناء عشریہ" میں لکھتے ہیں!

"حضرت امیر وذریت ورا تمام امت برمثال پیران ومرشدان می پرستند وامور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ ودرود وصدقات ونذر منت بنام ایشاں......رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ باجمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است"

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، تحفہ اثناء عشریہ (فارسی) مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء، ص ۲۱۴)

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کی اولاد پاک کو تمام افراد امت پیروں اور مرشدوں کی طرح مانتے ہیں، امور تکوینیہ کو ان حضرات کے ساتھ وابستہ جانتے ہیں اور فاتحہ ودرود وصدقات اور نذر ونیاز ان کے نام کی ہمیشہ کرتے ہیں جیسا کہ تمام اولیاء اللہ کا یہی طریقہ و معمول ہے۔

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی "نذر ونیاز" سے الرجی کی بناپر مشہور دیوبندی ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی نے "تحفہ اثناء عشریہ" کا جو اُردو ترجمہ شائع کیا ہے اس میں اس عبارت کا ترجمہ غائب کردیا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے فتویٰ میں تحریف

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ قلمی بیاض میں ہے، سوال یہ ہے کہ "تین برس کے بچے کی فاتحہ دوجے کی ہونی چاہیئے یا سوم کی"۔ اس کا جواب اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے یہ تحریر فرمایا تھا!

"شریعت میں ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن یا تیسرے دن، باقی یہ تعین عرفی ہیں، جب چاہیں کریں، انہیں دنوں کی گنتی ضروری جاننا جہالت ہے، واللہ تعالیٰ اعلم"۔

یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ مبوب حصہ اول مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز ناشران وتاجران کتب کراچی کے صفحہ ۱۰۱، ۱۰۲ پر چھپا ہے، خوف آخرت سے بے خوف ان لوگوں نے اس فتویٰ کے آخر میں لفظ "جہالت" کے بعد لفظ "بدعت" بڑھادیا ہے، اس کے اوپر لکھا ہے!

"فتویٰ مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خانصاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحتہ ص ۳۰۱"۔

قصہ یہ ہے کہ یہی مذکورہ بالا مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری، اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ مسائل لکھوائے، انہیں واپسی کی جلدی تھی، اس وقت اتفاق سے کوئی نقل کرنے والا نہ تھا، یہ صاحب بظاہر مولوی صورت، مقدس سیرت تھے، لہذا ان پر شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، انہیں فتاویٰ مبارکہ کی وہ جلد جو کتاب الحظر کے ان مسائل پر مشتمل تھی دے دی گئی کہ جو فتاویٰ آپ کو لکھوائے ہیں، نقل کردیں، ان صاحب نے گنگوھی صاحب سے اپنی نیازمندی کا ثبوت دیتے ہوئے فتویٰ مذکورہ میں اپنے ہاتھ سے بین السطور لفظ "جہالت" کے بعد لفظ "وبدعت" ہے بڑھادیا یہ تحریف بریلی شریف میں آج بھی فتاویٰ مبارکہ جلد ہشتم کتاب الحظر ص ۲۱۰ پر موجود ہے، کوئی بھی دیکھ کر بخوبی معلوم کرسکتا ہے کہ الفاظ "وبدعت" دوسرے قلم سے کسی اور کا اضافہ ہے، یہ لوگ اپنے حریف کے گھر جا کر اس

کچھ نہ کیا ہوگا۔

اب اس فتویٰ کے بارے میں نئی تحریف کے متعلق بھی سنیئے!

فتاویٰ رشیدیہ کامل مبوب و بطرز جدید مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۱۹۹۲ء کے صفحہ ۱۵۵ پر مولوی رشید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ اسی سوم کے مسئلہ پر لکھ کر آخر میں لکھ دیا ''فتویٰ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خاں صاحب منقولہ از جلد رابع کتاب الحظر والاباحۃ ص ۲۶'' لیکن آگے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا فتویٰ درج نہیں کیا، تا کہ پڑھنے والا یہی سمجھے کہ جو فتویٰ اوپر لکھا گیا ہے آخر میں مولانا احمد رضا خاں کا نام اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ نے اس اوپر والے فتویٰ کی تائید کی ہے۔

یہ سراسر دھوکا ہے، امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کا تحریف کیا گیا فتویٰ جس میں لفظ ''وبدعت'' بڑھایا گیا ہے اسے فتاویٰ رشیدیہ کے اسی اڈیشن کے صفحہ ۱۶۴، ۱۶۵ پر علیحدہ شائع کیا گیا ہے، قارئین کرام جانتے ہیں کہ دیوبندی مذہب کی ساری عمارت ہی جھوٹ اور دھوکہ فریب پر کھڑی ہے۔ بہر حال کتاب پڑھیں، سوچیں، تحقیق فرمائیں اور اپنا ایمان بچائیں۔

دیوبندی و غیر مقلدین کی تحریف وخیانت

غیر مقلدین وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور، شمارہ ۵ر نومبر ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں اس بات پر سخت احتجاج کیا ہے کہ ''دیوبندی حضرات کے اہتمام میں طبع ہونے والی حدیث کی ایک کتاب سنن ابی داؤد میں ایک لفظ (عشرین لیلةً کی بجائے عشرین رکعةً) تحریف شدہ چھپ رہا ہے''۔

جہاں تک دیوبندی وہابی حضرات کی تحریف وخیانت کا تعلق ہے، ان کا یہ کوئی پہلا کارنامہ نہیں، ان کے اصاغر واکابر شروع سے ایسے کارنامے سر انجام دے رہے ہیں، اور ان کے ایک نامور مولوی سرفراز خاں صفدر گکھڑوی (گوجرانوالہ) اس سلسلے میں غیر مقلدین سے ''رئیس المحرفین'' کا خطاب بھی حاصل کر چکے ہیں، لیکن دیوبندیوں کی تحریف پر واویلا کرنے والے ان غیر مقلدین کا کردار بھی دیوبندیوں سے کچھ مختلف نہیں، غیر مقلدین کے کتب خانہ سعودیہ کراچی نے حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شہرہ آفاق کتاب ''غنیةُ الطالبین'' مترجم شائع کی ہے، جس میں مسئلہ تراویح کی بحث میں ''وھی عشرون رکعةً (تراویح بیس رکعت ہیں) میں بدترین بددیانتی سے کام لیتے ہوئے لفظی و معنوی تحریف کر کے لکھا ہے ''وھی اِحدیٰ عشرۃ رکعةً مع الوتر'' (اور تراویح وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں)۔ (غنیۃ الطالبین، مطبوعہ کتب خانہ سعودیہ حدیث منزل کراچی، ص ۷۳۹)

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ، گوجرانوالہ، شمارہ دسمبر ۱۹۷۶ء، ص ۱۰)

امام شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ کی کتاب "القول البدیع" مین تحریف وخیانت

دیوبندیوں کے ''ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، ۴۳۷ ڈی گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی کی طرف سے رضی الدین احمد فخری کی ترتیب و پیشکش کے ساتھ ''القول البدیع'' کا جو ترجمہ شائع کیا گیا ہے، اس میں جھوٹے مذہب

پہلی مثال۔"علامہ سخاوی، ابوبکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا، ان کی پیشانی کو بوسہ دیا، میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دیوانے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے انا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد **لقد جاء کم رسول من انفسکم** آخر سورۃ (توبہ) تک پڑھتا ہے......اور کے بعد تین مرتبہ **صلی اللہ علیك یا محمد، صلی اللہ علیك یامحمد، صلی اللہ علیك یا محمد** پڑھتا ہے"۔(القول البدیع (عربی)، ص ۱۷۳) مختصراً۔

دیوبندی مترجم نے اس روایت کے آخر میں درود شریف بصیغۂ نداء (**صلی اللہ علیك یا محمد**) حذف کر دیا ہے، کیونکہ دیوبندی دھرم میں یہ شرک ہے۔ع شرم ان کو مگر نہیں آتی۔

دوسری مثال۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "القول البدیع" میں لکھا ہے کہ بعد از اذان صلوۃ وسلام پڑھنے کی بقاعدگی سے ابتداء سلطان الناصر صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ہوئی، اس سے پہلے حاکم بن العزیز قتل ہوا تو اس کی بہن نے چھ دن بعد حکم دیا کہ لوگ اس کے لڑکے ظاہر پر سلام کیا کریں، اس کے بعد بھی خلفاء پر اسی طرح سلام پڑھا جانے لگا، یہاں تک کہ سلطان صلاح الدین نے اپنے زمانہ حکومت میں اسے باطل کر کے نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام بعد از اذان پڑھنے کا حکم دیا، جس کی اسے جزاء خیر نصیب ہو......**والصواب انه بدعة حسنه یوجر فاعله بحسن نیته** (اور صحیح یہ ہے کہ بدعت حسنہ ہے اور ایسا کرنے والے کو نیک نیتی کا اجر ملے گا)۔(القول البدیع (عربی)، ص ۱۹۲۔۱۹۳)۔

دیوبندی مترجم نے بدعت حسنہ کا ترجمہ صرف بدعت کیا ہے اور اور لفظ حسنہ اور اگلی عبارت کا ترجمہ گول کر گیا ہے کہ **یوجر فاعله بحسن نیته** یہ ہے اس بدنیت مترجم کی کارستانی کہ اذان کے ساتھ صلوۃ وسلام پڑھنے کا صدیوں پہلے کا مستند حوالہ اپنی شان رسالت سے عداوت اور درود شریف سے بیزاری کی نذر کر دیا۔

تیسری مثال۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سُن ہو گیا تو ایک شخص نے ان سے کہا کہ جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا ذکر کریں، انہوں نے پکارا **یا محمد** ﷺ، پس اسی وقت پاؤں ٹھیک ہو گیا۔(القول البدیع، عربی، ص ۲۲۵)

دیوبندی مترجم نے اس روایت کو بھی حذف کر دیا اور اس ترجمہ نہیں کیا، اس لئے کہ اس سے بوقت ضرورت وحاجت صحابہ کرام سے رسول اللہ ﷺ کو پکارنے اور فریاد کرنے کا ثبوت ملتا ہے، جب کہ دیوبندی وہابی مذہب میں صحابہ کرام کے اس عقیدے کو شرک ٹھہرایا گیا ہے۔

ماخذ ومراجع

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ، شمارہ جمادی الآخریٰ ۱۴۱۱ھ/ جنوری ۱۹۹۱ء، ص ۱۴

ایضاً۔ حسام الصادق علی الشقی الکاذب، مطبوعہ گوجرانوالہ، سن طباعت ندارد، ص ۹۲

دیوبندی حقائق، از مولانا محمد صادق رضوی، مطبوعہ گوجرانوالہ، طبع ثانی ۱۹۸۸ء، ص ۶۰، ۶۳

ماہنامہ، رضائے مصطفیٰ، گوجرانوالہ، شمارہ ذوالقعدہ ۱۴۱۵ھ/ اپریل ۱۹۹۵ء، ص ۳، ۴

مجموعہ رسائل مولوی اشرف علی تھانوی، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، چوک فوارہ ملتان

تحفہ اثناء عشریہ (اردو ترجمہ) مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی